سوال

(17) نماز پڑھنے سے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے ''صحیح الترغیب والترہیب'' میں لکھا ہے کہ جو شخص پانچوں نمازیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پڑھتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ کبائر سمیت۔ جبکہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ جماعت اہل السنہ کا موقف یہ ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ یا اللہ کی رحمت کے ساتھ معاف ہوتے ہیں۔ اس کے بغیر نہیں۔ وضاحت فرمائیں۔ (فتاویٰ المدینہ :35)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی مانع نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور توبہ یہ بھی گناہوں کو مٹانے والے اسباب میں سے ہیں کہ جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے۔ باقی جو قول امام قاضی عیاض سے منقول ہے اس کی نسبت اہل السنہ کی طرف کرنا درست نہیں ہے۔ قاضی عیاض کے اس قول کو کیسے قبول کیا جائے گا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مَن حَجَّ لِلّٰہِ فَلَم یَرفُث وَلَم یَفسُق رَجَعَ کَیَومِ وَلَدَتہُ اُمُّہُ"

''جس نے حج کیا اور فسق وفجور نہیں کیا تو وہ گناہوں سے اس طرح بری ہوجاتا ہے جس طرح اسی دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا ہو''

تو اس حدیث کا کیا مطلب ہے؟ کہ صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں اور کبیرہ گناہ باقی رہ جاتے ہیں؟ یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ اور اللہ کی رحمت کے علاوہ معاف نہیں ہوسکتا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

"مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الخَمسِ کَمَثَلِ نَہرٍ جَارٍ غَمرٍ عَلَی بَابِ اَحَدِکُم یَغتَسِلُ مِنہُ کُلَّ یَومٍ خَمسَ مَرَاتٍ فَذٰلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الخَمسِ، یَمحُو اللّٰہُ بِہِنَّ الخَطَایَا"

"کہ پانچ نمازیں پڑھنے کی مثال اس ہنر کی طرح ہے کہ جو تم میں سے کسی کے گھر کے آگے سے گزر رہی ہو اور وہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر اس کے میل میں سے کچھ رہے گا؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچوں نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے ذریعہ سے انسان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

تو کیا مطلب ہے کہ یہ کہا جائے کہ چھوٹے چھوٹے میل کے ٹکڑے گر جاتے ہیں اور بڑے بڑے ٹکڑے رہ جاتے ہیں؟ باقی یہ بات کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب

تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔ یہ قید کسی زمانے میں تھی پھر یہ چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ اٹھالی۔[1]

---

[1]۔اس بارے میں میرے علم کے مطابق بھی شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف درست ہے۔کہ کبائر گناہ بغیر توبہ کے بھی معاف ہوسکتے ہیں۔شرح العقیدہ طحاویہ میں اس کے بارے میں بڑی تفصیلی بحث موجود ہے اور وہاں صاحب العقیدہ نے دس ایسے اعمال تفصیلاً بیان کیے ہیں جن سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں۔(راشد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

ایمان کے مسائل کا بیان وعدہ "وعید" تارک الصلاۃ کا حکم صفحہ :93

محدث فتویٰ